

در اثبات حیاتِ بَرَکاتِ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ و التحیات

احیاء حیات

تألیف

مُحَمَّدُ الْإِسْلَامُ آیۃُ یَمِیْنُ آیۃُ اللہِ حضرت مولانا محمد تقی خان نانوتوی
نور اللہ مرقدہ المتوفی ۱۲۹۷ھ

www.ownislam.com

ادارة تالیفات اشرفیہ

پتہ: قاری محمد عثمان، کلاں، تھانہ فون: 540513-519240
Email: Taleefat@mul.wol.net.pk



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا لَكَ
يَوْمَ الدِّينِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -

www.ownislam.com

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ یسجدان کمرین خلّاق محمد قاسم عفی عنہ وعن والدیہ وعن جمیع
المسلمین جس کی یسجدانی پر اس کی پریشانی وبے سرو سامانی اور اس کے کمرین خلّاق ہونے پر
اس کی ناشائستگی اور نادانی گواہ ہے قدر شناسان کلام ربانی جن کبیران نکات آیات سے
ترقی ایمانی اور مجاہدانہ نبی کی خدمت میں جن کو شرح کلمات محمدی سے شادمانی ہو عرض پرداز
ہے چند سال گزرے کہ حسب ایمانے بعض بزرگان واجب الاطاعت شیعوں کے جواب
لکھتا تھا اثنائے تحریر جواب طعن فدک میں منجانب اللہ یوں خیال میں گذرا کہ اگر حکم میراث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عام اور حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ، کو موضوع
اور غلط کہا جائے تو یہ دعویٰ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو زبان زد خاص و عام اہل اسلام
ہے خود بخود باطل ہو جائے گا۔ اور اس دعویٰ کا منقوض ہونا منکروں کے کام آئے گا۔

الغرض آپ کی حیات حدیث مذکور کی مصدق اور حدیث مذکور دعویٰ حیات کی مؤید
نظر آئی۔ اور اس وجہ سے علماء اہل السنۃ کی حقانیت اور خوش فہمی کا یقین ہوا مگر بوقت
تحریر مذکور اتنے ہی لکھنے کا اتفاق ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل
گوشہ نشینوں اور چہ کشوں کے عزت گزین ہیں جیسے ان کا مال قابل اجر لے حکم میراث
نہیں ہوتا ایسے ہی آپ کا مال بھی محلِ توریت نہیں بعد اتمام تحریر مذکور، چند سال تحریر

آپ کے مسائل

اور

اُن کا حل

جلد دس

شہیدِ اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مکتبۃ المدینہ لدھیانویؒ

کی کوشش کی تو نہ صرف اس سے بیزاری کا اظہار کیا گیا بلکہ دورِ حاضر کے اساطین امت نے اس مسئلہ کی اہمیت اور حقیقت کو واضح کرتے ہوئے درج ذیل تحریر مرتب فرما کر مشہر فرمائی اور متفقہ اعلان فرمایا:

مسئلہ حیات النبیؐ کے متعلق دورِ حاضر کے اکابر دیوبند کا مسلک

اور ان کا متفقہ اعلان: www.ownislam.com

”حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام

علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے

کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں، اور ان کے ابدان

مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں، اور جسدِ غضری کے ساتھ عالم برزخ میں

ان کو حیات حاصل ہے، اور حیاتِ دنیوی کے مماثل ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں،

لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا

جاوے بلا واسطہ سنتے ہیں، اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل

سنت والجماعت کا مسلک ہے، اکابر دیوبند کے مختلف رسائل

میں یہ تصریحات موجود ہیں، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیاتِ انبیاء پر ”آبِ حیات“ کے نام

سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب جو حضرت مولانا

رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفائے میں سے ہیں ان کا رسالہ ”المہند

علی المفند“ بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی ہے،

اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ

ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ بقول

(الحق وهو بہدی) (البیّن)۔“

عقائد علماء دیوبند

اور

www.ownislam.com

حسام الحرمین

✦ ✦ ✦

جس میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کا مکمل جواب دیا گیا ہے اور علمائے حرمین سے جعل و تلبیس کے ذریعہ حاصل کردہ فتوے کی حقیقت اور علمائے دیوبند کا اصل مسلک ظاہر کیا گیا ہے

مَصْنُوعٌ فِیْہَا

حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری
شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی
مولانا محمد منظور نجفانی مدظلہ العالی
مولانا محمد تقی عثمانی مدیر البلاغ کراچی
مولانا حسین احمد نجیب رشتی دارالتحقیق

المہند علی المفسد
خلاصہ الشہاب الثاقب
فیصلہ کن مناظرہ
پیش لفظ
مقدمہ و ترتیب جدید

دارالاشاعریہ

مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

السؤال الخامس ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوة والسلام في قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المؤمنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية الجواب عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حتى في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دينوية من غير تكليف وهي مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لا برزخية كما هي حاصلة لسائر المؤمنين بل لجميع الناس كما نص عليه العلامة السيوطي في رسالته انباء الاذكياء بحيوة الانبياء حيث قال قال الشيخ تقي الدين السبكي حيوة الانبياء والشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا وليشهد له صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسد احياء الى اخر ما قال فثبت بهذا

www.ownislam.com

پانچواں سوال

مسئلہ حیات النبی کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے،

جواب

مسئلہ حیات النبی میں ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بچوۃ الانبیاء میں تبصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقي الدين السبكي نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اسکی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ

کفار، مشرکین، شیعہ بدعتی، غیر مقلدین، مغرب زدہ مسلمان اور جاہل طبقے
کے اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور دلچسپ جوابات

اشرف الجواب

www.ownislam.com

أَفَادَات

حکیم الامت مجیدہ الملت حضرة
مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی
رحمۃ اللہ علیہ

33 - حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

مکتبۃ الحسن

کا مہمان ہوتا ہے اور اہل حق کا اثر پائیدار ہوتا ہے مگر کلام ان کا رنگین نہیں ہوتا جس میں دونوں میں ایسا فرق ہے جیسا ایک چمکدار گھٹ کے نیچے اور رنگ آلود روپے میں روپے کا رنگ اگر نہ بھی چھراؤ وہ جب بھی سولہ ہی آنے کو چمک ہے اور گھٹ کے نیچے پر اگر گھٹ بھی چمک رہا ہے پھر بھی اسے کوئی نہیں پوچھتا اور اگر وہ بھی اتر جائے تو پھر وہ کو بھی نہیں غرض روپے کو سفیدی اور چمک کی حاجت نہیں اور وہ گھٹ کا نیچے اپنے سطح ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور بظاہر روپے سے بھی زیادہ چمکدار ہے اس کی سفیدی اور چمک قبولے دونوں کی ہے کہ اس کے بعد دو کوڑی کا بھی نہ ملے گا۔

نقد سمونی نہ ہر صفائی بے غش باشد
اسے بسا فرق کہ مستوجب آتش باشد
جب یہ سمونی آئے گی تو روپے تو سامنے آکر آہوگا اور گھٹ کا نیچے منہ چھپا پھرے گا۔

نہ باشد اہل باطن وہ بے آرائش ظاہر

بے نقاش اصیابے نیست دیوار گلستاں را

یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نہایت سادہ زندگی تھی آپ ﷺ میں تکلف اور ظاہری وجہ میں کوئی شان و شوکت نہ تھی کیونکہ آپ ﷺ سچے تھے ہر جگہ آپ ﷺ اہل دل و دجہ کے قادر اور استیاء و دجہ کے متین تھے مگر ساتھ ہی اس کے نہایت بے تکلف تھے۔ (امام ابن ابی شیبہ ص ۱۱۲) www.ownislam.com

[۷۵] حضرات انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کی حیات برزخیہ

کاشفات!

حضور ﷺ کی قبر مبارک کے لیے بہت کچھ شرف حاصل ہے کیونکہ جس طرح اس کے اندر موجود ہے بلکہ حضور ﷺ خود یعنی جس طرح تھیں روح اس کے اثر و تشریف رکھتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں قریب قریب تمام اہل حق اس پر

زیر سایہ ہونگے کیونکہ ان کے عقائد سے یہ بدھش چمک چکی ہیں ہے "ابن سنیہ اللہ" میں فیروز دوق" (اللہ کے نبی ایسا قبر میں بلاشبہ زندہ ہیں اور حق جیتے ہیں) کہ آپ ﷺ ایسا قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو زندہ ہونے کی خبر پہلے پہل سے آپ ﷺ سے براہ راست پہنچ گئی ہے وہ دوسری قسم کی حیات ہے جس کو حیات برزخیہ کہتے ہیں۔

حیات برزخیہ کے علم کا حقیقی راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لیے ایک حیات برزخیہ کی ضرورت قرار دی ہے جس کی تکمیل کے لیے اس کے حلقہ کمر واپس کے حلقہ کمر واپس ہیں ایک ہر جہ تو تمام مومنین کو حاصل ہے جس کے ذریعہ سے تعلیم قبر کی ہر مسئلہ کو حل ہوگی دوسری حیات شہدائی ہونے کی واپس مومنین کی حیات برزخیہ سے اتنی ہونے کی عام مومنین کی حیات برزخیہ شہدائی کے کمر واپس ہوتی ہے اگرچہ اس حیات ناموسیہ سے دو درجہ اعلیٰ ہو جس سے کوئی نہ سمجھے کہ عام مومنین کی حیات برزخیہ اس حیات ناموسیہ سے کمزور ہوگی اور حیات شہدائی کے اعلیٰ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ زمین میں اس کی اشد کو نہیں کہا جاتی اور یہ نہ کہا گیا کہ ایک اثر ہے حیات کا۔

حیات شہدائی کی حیات شہدائی کے علم کا حقیقی راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لیے ایک حیات برزخیہ کی ضرورت قرار دی ہے جس کی تکمیل کے لیے اس کے حلقہ کمر واپس کے حلقہ کمر واپس ہیں ایک ہر جہ تو تمام مومنین کو حاصل ہے جس کے ذریعہ سے تعلیم قبر کی ہر مسئلہ کو حل ہوگی دوسری حیات شہدائی ہونے کی واپس مومنین کی حیات برزخیہ سے اتنی ہونے کی عام مومنین کی حیات برزخیہ شہدائی کے کمر واپس ہوتی ہے اگرچہ اس حیات ناموسیہ سے دو درجہ اعلیٰ ہو جس سے کوئی نہ سمجھے کہ عام مومنین کی حیات برزخیہ اس حیات ناموسیہ سے کمزور ہوگی اور حیات شہدائی کے اعلیٰ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ زمین میں اس کی اشد کو نہیں کہا جاتی اور یہ نہ کہا گیا کہ ایک اثر ہے حیات کا۔



فتاویٰ مفتی محمد

www.ownislam.com

جلد اول

فیضیہ ملت مفتی اسلام مولانا مفتی محمد
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

نہیں پڑھنی چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا تھا جب آپ کا انتقال ہوا اس کے بعد بھی وہی حکم باقی ہے۔ خیر القرون میں کہیں قیام معروف منقول و معمول نہیں۔ لہذا قیام مذکور بغیر اس عقیدہ باطلہ کے بھی نہ کرنا چاہیے کرنے والا مبتدع ہے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے واللہ اعلم۔

محمود عفا اللہ عنہ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود سن سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت والجماعت مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

www.ownislam.com

- (۱) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود شریف سن سکتے ہیں یا نہیں۔
- (۲) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو درود پہنچتا ہے یا نہیں۔
- (۳) یا محمد۔ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں۔
- (۴) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود درود شریف سن سکتے ہیں یا اللہ کریم ہمارا پڑھا ہوا درود حضور کو سناتے ہیں۔
- (۵) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات میں یا نہیں؟
- (۶) کیا نبی کریم ہماری امداد فرما سکتے ہیں یا نہیں۔
- (۷) کیا کامل پیرومرشد کی بیعت کرنی چاہیے یا نہیں؟

﴿ج﴾

- (۱) ہر وقت ہر بات کا دور سے اور قریب سے سننا فقط اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا خاصہ ہے۔ کسی اور کے لیے اس کا ماننا اسلامی عقیدہ نہیں البتہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کو سنائے تو اس وقت سن سکتا ہے۔
- (۲) درود شریف تمام مسلمانوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور پہنچایا جاتا ہے اس خدمت کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص فرشتے مامور ہیں وہی لے کر پہنچاتے ہیں۔
- (۳) یا رسول اللہ کہنا اگر اس عقیدہ کے ساتھ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے ہیں ان سے خطاب کر رہا ہوں تو یہ عقیدہ کفر ہے اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو تب بھی بوجہ ایہام معنی فاسد کے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔
- (۴) اس کا جواب معلوم ہو گیا۔

- (۵) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں حیات ہیں حدیث معتبر سے ثابت ہے علامہ سیوطی نے شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور میں اس قسم کی احادیث بہت نقل کی ہیں۔ لیکن یہ حیات عصری حیات

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
— قَدْ مَكَرَ الشَّيْطَانُ وَكَانَ مُخْتَلِفًا —

العلم خزان ومفاتيحها السؤال! افسسوا فانه يؤجر فيه
أربعة: السائل، والعالم، والمنسجع، والمحب لهم. آمين اللهم آمين

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: علم وہ خزانہ ہے جس کی کئی کئی
سوال پچوال کرو کہ اس میں چار شخصوں کو ثواب ملتا ہے
اول مسئلہ دریافت کرنے والے کو، دوم مسئلہ بتانے والے عالم کو،
سوم سننے والے کو، چہاں اُس کو جو ان سے محبت کرتا ہو

www.ownislam.com

فتاویٰ رحمتیں

جلد ہفتم

افادات

حضرت مولانا قاری مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاچنوی دامت فیضہ
خطیب بڑی جامع مسجد راندر ضلع سوات

دارالاساعت

اردو بازار ۱۵ ایم ای جہان رود
کراچی براہ پاکستان ۲۱۲۶۳۱۸۶۱

نقصان پہونچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا
 ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔
www.ownislam.com

ذرا سوچئے کہ مسلمان حجرا سود کو قابل پرستش اور حاجت روا اور نفع و نقصان
 کا مالک جانتے ہوئے تو اس طرح خطاب کا کیا مطلب؟ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ
 بوسہ صرف جذبہ محبت میں دیتے ہیں، اپنی اولاد اور بیوی کو بھی بوسہ دیتے ہیں کیا انہیں
 معبود اور حاجت روا سمجھ کر بوسہ دیا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فقط۔

ابیہار علیہم السلام کی ہڈیوں کے متعلق سوال (۲۰۶۰) ایک رسالہ میں امام
 حسن خالص عسکری کے حالات میں لکھا ہے کہ جب مُشرِمنِ رَای میں قحط پڑا تو خلیفہ وقت کے حکم کے مطابق بارش کی دعا کی
 گئی پھر بھی بارش نہ برسی، لیکن ایک نصرانی راہب نے اس کے بعد دعا کی تو بارش ہوئی
 کیونکہ اس کے ہاتھ میں کسی مدفون نبی کی ہڈی تھی اس لئے شبہ پیدا ہوا کہ کیا واقعہ نبی
 کی ہڈی تھی یا کسی اور انسان کی؟ اور اس راہب کے ہاتھ میں وہ ہڈی کہاں سے آئی۔؟
 واقعہ وہ ہڈی نبی کی ہو تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ ایسے شکالات پیدا ہو رہے ہیں، لہذا
 تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

جواب :- حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں
 میں حیات ہیں، نماز پڑھتے ہیں، ان کو رزق پہونچایا جاتا ہے، خدا تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام
 کے بدن مبارک کو زمین پر حرام کر دیا ہے فی حدیث ابن ادس قال ان اللہ، حرم علی الارض
 اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارقنی والبیہقی فی الدعوات
 الکبیر فی حدیث ابی الدرداء قال ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء
 فنبی اللہ حتی یرزق فی حدیث مسلم وصحیح خبر الانبیاء احياء فی قبرہم
 یصلون (مشکوٰۃ مع ہامش منہ و ملہ)

اضافہ شدہ ایڈیشن

نَالِیْمَاتُکَ

مع
فتاویٰ رشیدیہ

مُکَمَّل مَبْقُوت

○

فقیہ العصر قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

کے فتاویٰ رسائل اور تصانیف کا مجموعہ

○

دارالارۃ الاسلامیہ

۱۹۰- انارکلی ○ لاہور

www.ownislam.com

جواب :- اس مسئلہ کی پہلے تحریرات ہو چکی ہیں کہ ماتہ مسائل اور اربعین مسائل مولانا محمد اسحق مرحوم دہلوی کو دیکھئے چونکہ اب بندہ سے سوال کیا گیا ہے تو جواب مختصر لکھنا ضرور ہوا استعانت کے تین معنی ہیں ایک یہ کہ حق تعالیٰ سے دعا کرے کہ بحرمت فلاں میرا کام کر دے یہ باتفاق جائز ہے خواہ عند القبر ہو خواہ دوسری جگہ اس میں کسی کو کلام نہیں۔ دوسرے یہ کہ صاحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کر دو یہ شکر ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ قبر سے دور کہے اور بعض مذاہبات میں جو آیا ہے۔ اہل نوئی عباد اللہ تو وہ فی الواقع کسی میت سے استعانت نہیں بلکہ عباد اللہ جو صحرائیں موجود ہوتے ہیں ان سے طلب اعانت ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو اسی کام کے واسطے وہاں مقرر کیا ہے تو وہ اس باب سے نہیں ہے اس سے حجت جواز پر لانا جہل ہے معنی حدیث سے۔ تیسرے یہ کہ قبر کے پاس جا کے یہ کہے کہ اے فلاں تم میرے واسطے دعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کر دیوے اس میں اختلاف علماء کا ہے۔ مجوز سماع موتی اس کے جواز کے مقرر ہیں اور مانعین سماع منع کرتے ہیں مواس کا فیصلہ اب کرنا محال ہے مگر انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی کو خلاف نہیں اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر مبارک کے شفاعت مغفرت کا عزم کرنا لکھا ہے۔ پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے اور جس کو قاضی صاحب نے منع لکھا ہے وہ دوسری نوع کی استعانت ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ مسئلہ مخلوط ہو رہا ہے اور سماع موتی کا مسئلہ بھی صحابہ کے وقت سے مختلف فیہ ہے نفع هذا سلام کرنے کو کوئی منع نہیں کرتا بہر حال یہ مسئلہ مختلف ہے اس میں بحث مناسب نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

www.ownislam.com

قبروں کو پختہ بنوانا

سوال :- قبروں کو پختہ کرانا اور عمارت بنانا اور روشنی وغیرہ کرنا کہ ان کے منع میں حدیثیں صحیح وارد ہیں اور لعنت فرمائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پھر کیا باعث ہے جو خود حضرت ہی کا مزار مبارک پختہ رفیع الشان بنا ہوا ہے اور روشنی بھی ہوتی ہے اور بڑے بڑے سامان اور محابہ اور اماموں کی بھی پختہ بنی ہیں۔ کیا کچھ خصوصیت ہے یا مصلحت ہے دین و دنیا کی اگر کوئی منع کرے تو نہیں مانتے اور غلط بتاتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ جواب ایسے طور پر دیجئے جو ان پر حجت ہو کیونکہ حدیثوں کا صاف انکار لازم آتا ہے۔ اگر ان سے کہیں کہ حجت تو قرآن و حدیث سے ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں مانتے۔

جواب :- یہ سب امور ناجائز ہیں اور جہاں کہیں لوگوں نے کیا ہے وہ علمائے مقبولین نے نہیں کیا بلکہ امراء و سلاطین نے کیا ہے اور خلافت قرآن شریف و سنت رسول کے جو کوئی کرے وہ ناجائز ہے قابل حجت نہیں۔ فقط

قبروں کو پختہ بنانا اور اس پر قبہ بنوانا

سوال :- قبور کا پختہ بنانا اور ان پر عمارت و قبہ و روشنی و فرش و غیرہ جو کچھ کہ لوگ کرتے ہیں قابل بیان نہیں حالانکہ امور مذکورہ کے منع شدید میں احادیث صحیحہ وارد ہیں اور فاعلین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی لعنت فرمائی ہے مگر پھر لوگ تکذیب حدیث کر کے اپنے فعل کی حجت پر قبور انبیاء علیہم السلام بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاء کرام صحابہ و ائمہ مجتہدین کو پیش کرتے ہیں اور بیحد احادیث و سنت کو منکر انبیاء و اولیاء کہتے ہیں اور درپے ایذا رسانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا سعید حسین احمد مدنی ز
کی منتخب فقہی تحریرات و مکاتیب کا مستند مجموعہ

فتاویٰ شیخ الاسلام

ترتیب

مولانا مفتی محمد شکیلان، منصوبہ پوری

www.ownislam.com

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۲۱۲۹۸۱-۷۲۲-۰۳۲

سفر حج موثر پر

سوال: سفر حج میں اونٹوں کے بجائے موٹر سے سفر کرنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟
 الجواب: اونٹوں کا سفر کوئی مقصود بالذات نہیں ہے جبکہ موٹر کا سفر بہت سے
 مصالح کو مشتمل ہے تو جہاز اور ریل کی طرح اس کو بھی فضیلت ہوگی۔

(مکتوبات ج ۱ ص ۱۱۹) www.ownislam.com

مدینہ منورہ کی بالقصد حاضری

سوال: مدینہ منورہ کی حاضری میں زائر کی کیا نیت ہونی چاہئے؟ حافظ ابن تیمیہ کہتے ہیں
 کہ محض مسجد شریف کی زیارت کا ارادہ محرک ہو۔ نیز اس ضمن میں یہ بھی معلوم ہو جائے
 کہ حضور ﷺ کی حیات شہداء کی مانند محض روحانی ہے یا آپ جسم اقدس کے ساتھ
 زندہ بھی ہیں؟

الجواب: حافظ ابن تیمیہؒ کا مسلک حضوری مدینہ کے بارے میں مرجوح بلکہ غلط ہے۔
 مدینہ منورہ کی حاضری محض جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور آپ
 کے توسل کی غرض سے ہونی چاہئے آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین
 و شہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دنیوی بلکہ بہت سی وجوہ سے
 اس سے قوی تر ہے (۱) آپ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا
 تھا بلکہ اس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہئے۔ محبوب حقیقی تک وصال اور اس کی رضا
 صرف آپ ہی کے ذریعہ اور وسیلہ سے ہو سکتی ہے۔ اسی وجہ سے میرے نزدیک
 (افضل) یہی ہے کہ حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا چاہئے اور آپ کے توسل سے نعمت

(۱) انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات مبارکہ کے اس مسئلہ کو جس کی جانب جواب میں اشارہ کیا گیا ہے
 حضرت، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ نے اپنی تصانیف آب حیات و جمال قاسمی
 وغیرہ میں بدلائل واضح فرمایا ہے اور حدیث لا تمسکوا بحیث لا تمسکوا حاجۃ کا پورا متن یہ ہے جس کو امام تقی الدین مکیؒ نے
 بروایت طبرانی و دارقطنی وغیرہما شفاء القام کے ص: ۱۳، پر بیان کیا ہے من جاءنی زائراً لا یحمله الا

زیارتی کان حقاً علی ان اکون له شفیعاً له یوم القیامۃ (جعل الرحمن)

پینتالیس سالہ خودنوشتہ فتاویٰ کا مجموعہ

فتاویٰ عثمانی

جلد اول

کتابُ الاِیمانِ وَالْعَقَائِدِ، کتابُ الشُّعْبَةِ وَالْبَدْعَةِ، کتابُ الْعِلْمِ وَالْتَّارِیْخِ،
کتابُ التَّفْسِیْرِ، کتابُ الْحَدِیْثِ، کتابُ الدَّعْوَةِ وَالتَّبْلِیْغِ، کتابُ التَّصَوُّفِ،
کتابُ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ، کتابُ حَقُوقِ الْمَعَاشِرَةِ، کتابُ السَّیْرِ وَالْمَنَاقِبِ،
کتابُ الطَّهَارَاتِ، کتابُ الصَّلَاةِ، کتابُ الْجَنَائِزِ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحبِ مکتبہ

ترتیب و تخریج
مولانا محمد زبیر حق نواز
استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

www.ownislam.com

مکتبہ مجاز القرآن کراچی

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال:- محترم مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک خط آنجناب کو ارسال کیا تھا، لیکن جواب سے محروم رہا، اس خط میں یہ مذکور تھا کہ قرآن کے مطالعے سے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ مسلمان عام طور سے دینی معاملات میں احکام قرآن کے خلاف عمل کر رہے ہیں، ایسا کیوں ہے؟ یہ میں سمجھ نہیں سکا۔

قرآن میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ ہر شخص کو موت آتی ہے، اور پھر وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اچھی طرح اس کی وضاحت کر دی تھی، لیکن عام مسلمان حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات اولیاء کے قائل ہیں، اور ان کے تصرفات کے عجیب و غریب واقعات بیان کرتے رہتے ہیں۔

جواب:- مکرری و محترمی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا پہلا خط مجھے ملنا یاد نہیں، بہر کیف! آپ کے سوال کا جواب عرض ذیل ہے:-

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سمیت تمام مخلوقات کو موت آتی ہے، البتہ موت کے بعد ہر انسان کو برزخی زندگی سے واسطہ پڑتا ہے، برزخی زندگی کا مطلب صرف یہ ہے کہ انسان کی رُوح کا اس کے جسم سے کسی قدر تعلق رہتا ہے، یہ تعلق عام انسانوں میں بھی ہوتا ہے، مگر اتنا کم کہ اس کے اثرات محسوس نہیں ہوتے۔ شہداء کی ارواح کا تعلق ان کے جسم سے عام انسانوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے اس لئے قرآن کریم نے انہیں احیاء قرار دیا ہے^(۱)، اور انبیائے کرام کا درجہ شہداء سے بھی بلند ہے، اس لئے احادیث کے مطابق ان کی ارواح کا تعلق جسم سے سب سے زیادہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ ان کی میراث بھی تقسیم نہیں ہوتی اور ان کے ازواج کا نکاح بھی دوسرا نہیں ہو سکتا، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے^(۲)؛ چونکہ ان کی ارواح کا تعلق سب سے زیادہ ہوتا ہے، اس لئے شہداء کی طرح انہیں بھی احیاء قرار دیا گیا ہے، مگر یہ حیات اس طرح کی نہیں ہے جیسی انہیں موت سے پہلے حاصل تھی، نیز قرآن و سنت میں اس کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اس حالت میں انبیائے کرام علیہم السلام کو دوسروں پر تصرف کا کوئی اختیار حاصل ہے، اگر کسی نے کبھی اس قسم کا کوئی واقعہ دیکھا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی صورت مثالی ہو سکتی ہے جس کا ان کو علم ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

واللہ اعلم

۱۴۲۲/۸/۲۰ھ

(فتویٰ نمبر ۵۰۵/۱۰)

www.ownislam.com

(۱) "وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ۔" (البقرة: ۱۵۳)

(۲) "وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُمْ مِنْ بَعْدِهِ أَبْدًا۔" (الأحزاب: ۵۳)

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ (الحديث)

شیخ الكل فی الكل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی $\frac{۶۱۸۰۵}{۶۱۹۰۲}$

کے مکتوبہ و مصدقہ فتاویٰ کا بے نظیر مجموعہ

www.ownislam.com

فتاویٰ نذیریہ

مبوّت و مترجم

جلد اول

ناشر

مکتبۃ المعارف الاسلامیہ

گوبرنوالہ، پاکستان

حتیٰ نزل فدخل المسجد فلم یکنکح الناس حتیٰ دخل علی عائشة فتیمح رسول الله
 صلی الله علیه وسلم وهو مفتی بثوب حدة فکشف عن وجهه فواکب علیه فقبله
 وبکی ثم قال بانی انت داعی والله لا یجمع الله عليك موتین اما الموتة التي کتبت
 عليك فقدمتها انتهى ما فی صحیح البخاری والیضا فیہ فقال ابو بکر اما بعد من کان
 منکوب عید محمد اقلان محمد اقد مات ومن کان منکوب عید الله فان الله حی لا یوت
 الی اخو ما فیہ اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام انہی اپنی قبر میں زندہ ہیں خصوصاً آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے ہیں کہ جو عند القبر درود بھیجتا ہے میں سنتا ہوں اور دور کے سچا یا جاتا
 ہوں چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث کے واضح ہوتا ہے لیکن کیفیت حیات کی اللہ تعالیٰ
 جانتا ہے اور اس کی کیفیت بخوبی معلوم نہیں ہے۔

سید محمد نذیر حسین

کے آرمے مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے کوئی بات نہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 انتقال ہو چکا تھا اور آپ پر ایک چادر ڈالی ہوئی تھی آپ نے چہرہ کے چادر اٹھائی پھر بھبھک کر آپ کا بوسہ لیا اور رونے
 لگے پھر کیا برے ماں باپ آپ پر قربان خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر درود تو میں جمع نہ کرے گا جو موت اللہ تعالیٰ نے آپ
 کے لئے مقرر رکھی تھی وہ آپ کو آگنی اور بخاری میں پہنچی ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا تم میں سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 عبادت کرتا تھا وہ نومرگئے اور محمد اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔

(۱) قوله فتیمحای قصد قوله حدة بکسر الميملة وفتح الواو حدة بوزن فنية فزع من برود اليمين مخططة
 غالية الثمن قوله فقبله ای بین عینیہ وقد ترجمہ علیہ النسائی ماوردہ عن عیاض النجاشی ۱۲
 (۲) چنانچہ مشکوٰۃ وغیرہ کتب کے واضح ہوتا ہے انما قول اخرج ابو بکر بن ابی شیبہ والبیہقی فی الشعب عن ابی
 ہریرۃ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عندا قبری سمعت من صلی علی نائبا
 بلغته انتمی لومعنی قوله نائبا ای یجید اعفی وبلغته بصیغۃ المجهول مشددا ای بلغته الملائکۃ سلامہ
 وصلاته علی ما اخرج ابوالشیخ فی کتاب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثنا عبد الرحمن بن احمد
 الاعرج ثنا الحسن بن الصباح ثنا ابو معاویۃ ثنا الکامل عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
 الله صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند قبری سمعت من صلی علی من یعبده بلغته قال ابن القیم فی
 جلاء الکافہلہ وھذا الحدیث غریب جدا انتمی اقوله وکذا الحدیث اکادہ ایضا غریب جدا و فی الباب
 عن عمار بن یاسر سمعتہ عن حذیفہ عند البزار و ابی الشیخ بن حبان والطبرانی فی الکبیر و ادریشیت فی
 الباب شئی مشکوٰۃ المصابیح والترغیب والترہیب عز الیاء و شرح سنن ابی داؤد ابو سعید محمد شریف الدین

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يَفْتِيكُمْ

شیخ الحدیث حضرت العلامة مولانا الحافظ الحاج مفتی
ابو محمد عبد الستار صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
امام جماعت غریبا راہی حدیث کثر اللہ سوادہم کے گران قدر
علمی و تحقیقی فتاویٰ

الموسوم بہ

فتاویٰ ستارہ

جلد چہارم

www.ownislam.com

جامع

حضرت مولانا حافظ عبد الغفار صاحب فی ام جماعت غریبا راہی حدیث
طابع و ناشر

مولانا حافظ عبد القہار صاحب مدرس مدرسہ دار السلام محمدی مسجد نرس کرچی

مطبع کے پتے

(۱) المکتب الاسلامی جماعت غریبا راہی حدیث کرچی

(۲) مکتبہ الوبیہ آرٹیلیری میدان پرنس روڈ کرچی

فون ۵۳۷۸۹

رضاعی بہن بھائی کے رشتہ کے متعلق سوال

سوال (۵۵۸) آدمی نے اپنی عورت سے لڑکر اپنا دودھ کا بچہ اپنی ہمشیرہ کو دیدیا بوقت عشاء اور آدھی رات بچہ کی حقیقی ماں بچہ کو واپس گھر لے آئی۔ اتنے عرصہ میں بچہ نے اپنی بھواری کا دودھ دو دفعہ پیا۔ آیا اس لڑکے کا نکاح بھواری کی لڑکی کے ساتھ ہو جائے گا یا نہیں؟ شریعت محمدیہ کی روشنی میں جواب سے سرفراز فرمائیں اور جواب بہت جلد داند کریں شادی تیار ہے صرف فتوے کا انتظار ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی فقط۔

مسائل سید محمد۔ ڈاہر ضلع منٹھری

جواب (۵۵۸) الجواب بعون الوهاب۔ صورت مسئلہ میں واضح باد کہ شرعاً پھر بچہ کی لڑکی سے نکاح جائز درست ہے اور دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لقول النبی علیہ السلام لَا يَحْرُمُ الرِّضْعَةُ وَالرِّضْعَتَانِ الْحَدِيث۔ کم از کم پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ عبد القہار غفرلہ ۶ ارجمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

انبیاء کی لاش دُر دآپ تک پہنچنے اور خود سننے کی بابت سوال

سوال (۵۵۹) (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ جنس طرح عام مردوں کی لاش خراب ہو جاتی ہے کیا اسی طرح انبیاء کی لاش خراب ہو جاتی ہے اور تمام انبیاء حیات میں کہ نہیں؟

(۲) جو شخص آنحضرت پر درود بھیجے اور یہ درود فرشتے لے جا کر آنحضرت کو سناتے ہیں یا نہیں؟

(۳) جو شخص آنحضرت کی قبر پر جا کر سلام کرتا ہے آنحضرت خود اس کو جواب دیتے ہیں یا نہیں؟

عبد الرحمن جیکب لائن کراچی

جواب (۵۵۹) الجواب بعون الوهاب۔ صورت مسئلہ میں واضح باد کہ: (۱) انبیاء علیہم السلام کا جسم مرنے کے بعد خراب نہیں ہوتا بلکہ بعینہ صحیح سالم رہتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ رَعْنَةَ الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ اجساد انبیاء کو کھائے (یعنی خراب کرے) انبیاء کو برزخی زندگی حاصل ہے۔

www.ownislam.com

(۲) ہاں فرشتے درود نبی علیہ السلام کو پہنچاتے ہیں۔ (۳) جو شخص آپ کی قبر پر جا کر سلام کہتا ہے اس کا سلام آپ خود سنتے ہیں۔ یہاں سے نہیں سنتے کیونکہ فرشتے پہنچانے کے لئے اللہ نے مقرر فرمائے ہیں فقط عبد القہار غفرلہ

وَأَكْمَلُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ
فَمَا أَزِيدُوا كُفْرًا وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذَا
ذُكِّرُوا بِهِ لَا يَتْلُو آيَاتِهِ إِلَّا وَلَّى

فَضَائِلُ حَجِّ

مُؤَلَّفٌ

حضرت مولانا الحافظ الحاج المحدث محمد زکریا صاحب
نور اللہ مرقدہ

ناشر

www.ownislam.com

کتب خانہ فیضی لاہور
ہلاکت

الکتاب الستہ ومعنی قوالہ بلغنا ای فی الحدیث۔

فائدہ: علامہ علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یا مُحَمَّدُ کی جگہ یَا رَسُوْلَ اللہ کے تو زیادہ بہتر ہے۔ علامہ قسطلانیؒ نے شیخ زین الدین مراغی وغیرہ سے بھی یہی نقل کیا کہ یا رسول اللہ کہنا اولیٰ ہے۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ یہ اس وجہ سے کہ حضورؐ کا نام لے کر پکارنے کی ممانعت ہے لیکن اگر یہی لفظ روایت میں منقول ہے تو منقول کی رعایت کی وجہ سے ممانعت نہ رہے گی۔ اس اپاک و ناکارہ کے خیال میں روضہ اقدس پر مرقوروں کے رٹے ہوئے الفاظ بغیر سمجھے طوطے کی طرح پڑھنے کے بجائے نہایت خضوع خشوع، سکون وقار سے ستر مرتبہ الصلوٰۃ والسلام عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللہ سر حاضری کیوقت پڑھ لیا کرے تو شاید زیادہ بہتر ہو۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اس عدد کو اجابت میں دخل ہے۔ قرآن پاک میں بھی منافقین کے بارہ میں حضورؐ کو ارشاد ہوا ہے۔ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر تم ان منافقوں کے لئے ستر مرتبہ استغفار کر دو تب بھی اُن کی مغفرت نہ ہوگی۔

www.ownislam.com

(۱۱) عَنْ ابی ہریرۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی عَلَیْ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهُ وَفَن صَلَّی عَلَیْ نَارِیَا کُنْیَا اَمْرٌ دُنْیَاہُ وَاٰخِرَتِہِ وَکُنْتُ لَمْ شَہِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَمَةِ

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ درود پڑھتا ہے تو اس کی دنیا اور آخرت کی ضرورتیں پوری کیجاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کا سفارشی ہوں گا۔

رواہ البیہقی فی الشعب والخطیب وابن عساکر کنانی الدر

وسبط طرق السبکی فی شفاء العاصی والمواہب

وشرحہ عن الی ابن ابی شیبہ وعبد الرزاق

فائدہ: دوسری متحدہ احادیث میں آیا ہے کہ جو دُور سے کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ جلّ شانہ نے فرشتے مقرر فرما رکھے ہیں جو اس کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں اس حدیث شریف میں قبر شریف پر کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنے کی کس قدر فضیلت ہو

کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود بہ نفسِ نفسی سنتے ہیں اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مبارک حضرات جو اس پاک شہر میں رہنے والے ہیں، اور ہر وقت بلا واسطہ درود شریف حضور کو سناتے رہتے ہیں۔

یہاں بنی سحیم کہتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے حضور سے دریافت کیا یا رسول اللہ یہ جو لوگ حاضر خدمت ہو کر سلام کرتے ہیں آپ کو ان کا ظم ہوتا ہے حضور نے فرمایا ہاں ہوتا ہے اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں (اخرجہ مسجد بن مشور کندی الا تحاف)۔

www.ownislam.com

(۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَشَدُّ الرِّجَالِ رَأَا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا۔

متفق علیہذا فی مشکوٰۃ و عند احمد و ابی یعلی و ابن خزیمة و الطبرانی و الضیاء من حدیث ابی سعید بلفظ لا تشد رجال المطیٰ الى مسجد یناکر الله فیہ الا الى ثلثة مساجد کذا فی الا تحاف،

فائدہ۔ چونکہ اس حدیث شریف میں تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کے سفر کی ممانعت کی گئی اس لئے بعض علماء نے اس سے دلیل پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پاک کے ارادہ سے سفر کی ممانعت فرمائی ہے۔ وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اس نیت سے سفر نہ کرے بلکہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کرے البتہ وہاں پہنچنے کے بعد مزار پاک کی زیارت میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث شریف کا یہ مطلب بھرگز نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کے ارادہ سے سفر نہ کرے۔ اس لئے کہ یہ تین مساجد تو بہت اہمیت رکھتی ہیں جیسا کہ چھٹی فصل کی حدیث نمبر ۹ میں گذر چکا ہے اس کے علاوہ اور مساجد میں کوئی خاص خصوصیت نہیں۔

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیرِ نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

کفایتِ ملفی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ دہلوی

جلد اول

کتابُ لایمان والکفر
کتابُ لعقائد

www.ownislam.com

دارالافتاء 8 اردو بازار کراچی
فون: 021-2213768

حسن خان ابو فالی القنوجی فی نزل الابرار فی بیان فوائد الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
ومنها قیام ملک علی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاه اسماع الخلائق ینقلہ ایاہا کما فی حدیث
واق ابن حبان رواہ ووردت احادیث بمعناہ ثانیۃ ولله الحمد ومنها انہا سبب لرد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی المصلی والمسلم علیہ کما ورد بسند حسن بل صححہ النووی فی الاذکار
وغیرہ . انتہی ملقطاً۔

ہاں اس خیال اور اعتقاد سے نہ اکرنا کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے۔ اس کا
شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے۔ اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر
مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے۔ (۱) تو پھر آپ ﷺ کی روح مبارک کا مجاہد
میلاد میں آنبدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ ﷺ
کا قبر مطہر میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے۔ یا کم از کم اس زندگی میں فرق آنا ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہ صوت علاوہ اس
کے کہ بے ثبوت ہے، باعث توہین ہے نہ موجب تعظیم اور اگر مفارقت نہیں ہوتی تو پھر ہر مجلس مولود میں
آپ ﷺ کی موجودگی بدن وروح کے ساتھ ہوتی ہے یا محض بطور کشف و علم کے پہلی صورت بدلتے باطل ہے۔
اور دوسری صورت بے ثبوت اور بعض اعتبار سے موجب شرک ہے کہ آن واحد میں مجاہد کثیرہ کا علم ہونا اس
طرح کہ گویا آپ ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یہ خاصہ ذات احدیت ہے۔ آنحضرت ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر
سمجھنا شرک ہے۔ (۲)

رہی مجلس میلاد تو اس کا حکم یہ ہے کہ نفس ذکر ولادت و معجزات و اقوال و افعال و واقعات آنحضرت
ﷺ جائز بلکہ محبوب و مستحسن ہے۔ لیکن قیود مروجہ اور بینات مخصوصہ جو آج کل اکثر مجالس مروجہ میں پائی
جاتی ہیں بدعت اور بے اصل ہیں۔ (۳) ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا بالکل بے اصل ہے۔ شریعت مقدسہ میں
اس کی کوئی اصل نہیں، نہ قرون ثلاثہ میں اس کا وجود تھا، نہ کوئی دلیل اس کے جواز پر وال ہے۔ (۴) محمد کفایت
اللہ غفر لہ وہابی۔

www.ownislam.com

۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حیات انبیاء متفق علیہ است ینکس راہروی خلافت نیست حیات جسمانی دنیوی نہ
حیات معنوی روحانی چنانکہ شہداء راست۔ (اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعة فصل ۲: ج ۱ ص ۶۱۳
مطبع ہامی غفر لہ)

۲۔ "ذنی اواق ہم چوں اعتقاد کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر و ناظر اند۔۔۔۔۔ شرک است چہ اس مفت ازفتنات حق جل جلالہ است
کسے را وراق شریعت نیست۔۔۔۔۔ ذنیہ در ذریعہ است وعن هذا قال علماء نامن قال ان ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر انتہی۔"
(مجموعہ الفتاویٰ: ج ۱ ص ۲۸، مجموعہ فتاویٰ عبدالحق اردو: ج ۱ ص ۳۶ طبع سعید)

۳۔ قال العلامة الشاطبی فی الاعتصام: "منها وضع الحدود و التزام الکفیات والہیات المعینۃ و التزام العبادات المعینۃ
فی اوقات معینۃ لم یوجد لہا ذلك التعین فی الشریعۃ۔" (الباب الاول، فصل فی تعریف البدع الخ: ج ۱ ص ۳۹ طبع دار الفکر)
۴۔ لہذا یہ عمل بھی خالص بدعت ہے۔ کیونکہ بدعت کی تعریف ہے: "کل حدث فی الدین بعد زمن الصحابة بلا حجة شرعیۃ"
(الانہر اس: ص ۵ طبع الدایہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مدارج النبوت

اول

مصنف: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

مترجم: مولانا محمد منشا تائبش قصبوی

www.ownislam.com

ناشر

خزینہ علم و ادب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

ان کی قبر مبارک کو ایک خاص تقریب کے موقع پر کھولا گیا تو بعینہ مجسمہ تھے حتیٰ کہ ان کا کفن بھی میلا نہیں ہوا تھا۔ وہ تقریب کچھ اس طرح سے تھی کہ ان کے پیچھے نے جو نہایت صالح متقی تھا۔ اس نے وصیت کی کہ انہیں حضرت علی متقی علیہ الرحمۃ کی قبر میں دفنایا جائے اس لیے کہ مکہ مکرمہ میں عموماً رواج ہے کہ انہیں بزرگوں کی قبروں میں حصول برکت کے لیے دفن کرتے ہیں۔ اب تو حصول برکت کا تصور ہی نہیں کیونکہ جب سے سعودی حرمین شریفین پر قابض ہوئے ہیں انہوں نے پورے حجاز مقدس میں جہاں تک ان کی حکومت ہے۔ مزارات صحابہ و اہل بیت اور مسلمانوں کی قبروں کو مٹا دیا ہے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں ”جنت المعلیٰ اور مدینہ منورہ میں جنت البقیع“ جہاں ہزاروں صحابہ کرام، اولیائے امت مدفون ہیں۔ اکھاڑ کر برباد کر دیا ہے۔ مقام ابوالہریرہ الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہؓ کا مزار اقدس تھا اسے بھی نجدی ظالموں نے سلامت نہیں چھوڑا بلکہ بلند و بزرگ کے ختم کر دیا گیا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) (بابش قصوری ۱۳۲۲ھ ماہ صیام ۲۰۰۱ء دسمبر)

☆ حیات النبی ﷺ ☆

سید عالم ﷺ کے جسد اطہر کو زمین کے نہ کھانے سے ظاہری مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ عالم برزخ میں حیات ظاہری کی طرح زندہ و پائندہ ہیں۔ اور اس حیات میں نبی کریم ﷺ اور دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام مختص ہیں۔

☆ وراثت مصطفیٰ ﷺ ☆

آپ ﷺ کے خصائص کریمہ میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی وراثت، حیات دائمی و بقائے زندگی کے باعث پائی ہی نہیں گئی۔ آپ ﷺ کا ترکہ آپ ﷺ ہی کی ملکیت ہے۔ بعض نے کہا وہ صدقہ ہے اور آپ ﷺ کے ترکہ کو ویسے ہی خرچ کیا جائے گا۔ جیسے حضور پر نور ﷺ حیات ظاہریہ میں صرف فرمایا کرتے تھے۔ یعنی اہل و عیال اولاد و احفاد، غرباء و مساکین فقراء و یتیم اور مسلمانوں کی فلاح و اصلاح اور اسلام کی تعمیر و ترقی پر خرچ کیا جائے گا۔ جیسے سید عالم ﷺ حیات دنیوی فرمایا کرتے تھے اور یہ حضور سید عالم ﷺ کو اختیار تھا کہ آپ ﷺ تمام مال کے لیے وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ کے علاوہ کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں کہ تہائی مال سے زائد کی وصیت کریں۔ انبیاء کرام کے لیے بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان کی میراث ہوتی ہی نہیں۔ ارشاد خداوندی کا مطلب کہ وَوَرِثَ سُلَيْمَنُ دَاوُدَ۔ ”حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث بنے نیز فرمایا: رَبِّ قَبْلِي مِنْ لَدُنْكَ وَكَيْلَا يَرْتَدِّيْ“ ”میرے رب اپنی طرف سے میرا وارث بنا جو میری وراثت پائے۔“ تو اس سے مراد نبوت و علم کی وراثت ہے۔

www.ownislam.com

☆ روضہ انور میں باجماعت نماز ☆

آپ ﷺ کے خصائص عظیمہ میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ جیسے تمام انبیاء و مرسلین اور نبی کریم ﷺ اپنے مزار اقدس کے اندر اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔

☆ کلمہ جہاد ☆

ظاہر ہے کہ جماعت فرد واحد کے نماز پڑھنے کو نہیں کہتے کم از کم ایک مقتدی تو امام کے ساتھ ہونا چاہئے اور یہاں قبر

معارف الحدیث

یعنی

احادیث نبوی کا ایک جلد اور جامع انتخاب
اُردو ترجمہ اور تشریحات کے ساتھ

جلد پنجم، ششم، ہفتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب النعاشۃ والمعاملات حصہ اول دوم

تالیف

مولانا محمد منظور نعمانی

www.ownislam.com

اُردو بازار ایم ای بچل روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

دارالاشاعت

اس طرح صلوٰۃ و سلام بھیجا ہے) اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ فرشتہ صلوٰۃ و سلام بھیجنے والے اُمتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے، یعنی حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا ہے: ”یا محمد صلی علیک فلاں بن فلاں۔“ کتنی خوش قسمتی ہے اور کتنا اُزراں سودا ہے کہ جو اُمتی اخلاص کے ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے، وہ حضور ﷺ کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعہ پہنچتا ہے اور اس طرح آپ ﷺ کی بارگاہِ عالی میں اُس بے چارے مسکین اُمتی اور اس کے باپ کا ذکر بھی آجاتا ہے۔

www.ownislam.com

جاں میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو

در مجلس آل نازنین حرفے کہ از ما مے رَوَد

(۳۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. (رواه ابو داؤد والبيهقي في الدعوات الكبير)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس فرمائے گا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دیدوں۔ (سنن ابی داؤد، دعوات کبیر للبیہقی)

تشریح:..... حدیث کے ظاہری الفاظ ”إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي“ سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی روح مبارک جسدِ اطہر سے الگ رہتی ہے جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے جسدِ اطہر میں روح مبارک کو لوٹا دیتا ہے تاکہ آپ سلام کا جواب دے سکیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی، اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ ایک دن میں لاکھوں کروڑوں دفعہ آپ ﷺ کی روح مبارک جسمِ اقدس میں ڈالی اور نکالی جاتی ہے، کیونکہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کے لاکھوں کروڑوں اُمتی آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام نہ بھیجتے ہوں۔ روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنے والوں کا بھی ہر وقت تاننا بندھا رہتا ہے اور عام دنوں میں بھی ان کا شمار ہزاروں سے کم نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبور میں زندہ ہونا ایک مسلم حقیقت ہے۔ اگرچہ اس حیات کی نوعیت کے بارے میں علماء امت کی رائیں مختلف ہیں، لیکن اتنی بات سب کے نزدیک مسلم اور دلائل شرعیہ سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خاص کر سید الانبیاء ﷺ کو اپنی قبور میں حیات حاصل ہے اس لئے حدیث کا یہ مطلب کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کا جسدِ اطہر روح سے خالی رہتا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دلوانے کے لئے اس میں روح ڈال دیتا ہے۔ اس بناء پر اکثر شارحین نے ”روح“ کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ قبر مبارک میں آپ ﷺ کی روح پاک کی تمام تر توجہ دوسرے عالم کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی جمالی و جلالی تجلیات کے مشاہدہ میں مصروف رہتی ہے (اور یہ بات بالکل قرین قیاس ہے) پھر جب کوئی اُمتی سلام عرض کرتا ہے اور وہ فرشتہ کے ذریعہ یا براہِ راست آپ ﷺ تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ ﷺ



مواعظ یزدانی

www.ownislam.com

تخریج و تحقیق: **حافظ عبدالرحمن**
 شہید اسلام **عبدالرحمن بن زکریا**

ترتیب: **عبدالوحید ربانی**

عبدالوحید اکیڈمی گوجرانوالہ

نام کتاب: **مواعظ یزدانی**

نام مصنف: **شہید الاسلام علامہ حبیب اللہ یزدانی**

ناشر: **عبدالوحید اکیڈمی گوجرانوالہ**



طلب حکم بہ:

- عبدالوحید اکیڈمی گوجرانوالہ فون: 0431-2330889
- مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون: 0431-235072
- مکتبہ دارالسلام اردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ حامیہ اردو بازار لاہور فون: 042-7224228
- نعمانی کتب خانہ حق سڑک منٹھارہ بازار لاہور فون: 042-7321865

اب میں نے ایک بات پوچھنی ہے کیونکہ بہت بڑا اجتماع ہے اور بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ میرے سامنے موجود ہیں۔

اہل خرد بھی ہیں..... اہل سمجھ بھی ہیں..... اہل حدیث بھی ہیں..... اہل سنت بھی ہیں..... اہل ایمان بھی ہیں..... اہل اسلام بھی ہیں..... اہل دیانت بھی ہیں..... اہل امانت بھی ہیں..... اور اہل انصاف کا اتنا بڑا اجتماع ہے مجھے انصاف سے جواب دو کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو میرے پیغمبر ﷺ سے اتنا پیار اور محبت ہے کہ وہ کہتے ہیں ہماری جان چلی جائے لیکن نبی کے پیر مبارک کو کاٹنا بھی نہ چھوے۔^①

بتلاؤ نبی زندہ ہو تو کیا صحابہ زندہ نبی پر مٹی ڈال سکتے ہیں؟

پتہ چلا کہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سچے ہیں آج کا مولوی جھوٹا ہے جو صحابہ پر الزام لگاتا ہے کہ نبی زندہ ہیں اور صحابہ نے اوپر مٹی ڈال دی تھی۔

ہم میں سے کون ہے جو یہ پسند کرے کہ ہم اپنے کسی پیارے پر مٹی ڈالیں، کیا بیوی پسند کرے گی کہ زندہ شوہر پر مٹی ڈالے..... کیا بیٹا پسند کرے گا کہ اپنے زندہ باپ پر مٹی ڈالے..... کیا کوئی مرید پسند کرے گا کہ اپنے زندہ پیر پر مٹی ڈالے، جس طرح ہم سے کوئی بھی ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں تو پھر!

میرا صدیق۔ میرا فاروق، میرا عثمان، میرا حیدر، میرا حسن، میرا حسین، اور میرے بلال رضی اللہ عنہم بھی زندہ نبی ﷺ پر مٹی ڈال نہیں سکتے۔

مجھے یہ بتاؤ کہ کیا زندہ کی قبریں ہوتی ہیں؟

پتہ چلا کہ میرے آقا دنیا سے وفات پا چکے ہیں باقی رہ گیا مسئلہ قبر کی زندگی کا، میرا عقیدہ ہے کہ نبی قبر میں قبر کی زندگی سے زندہ ہے، دنیاوی زندگی نہیں وہ قبر کی زندگی ہے، ہم تو ولی کی قبر کی زندگی مانتے ہیں، نبی کی مانتے ہیں، کافر کی مانتے ہیں، مشرک کی مانتے ہیں اگر قبر کی زندگی نہ مانیں تو کافر کو عذاب قبر کیسا ہے؟

محققہ ایڈیشن

مظاہر

مع
تخریج

اردو شرح

مشکوٰۃ شریف

جلد اول

تصنیف

علامہ فخر محمد قطب الدین خاں دہلوی

مع

مقدمہ جواشی و تخریج لحدیث

از

ڈاکٹر محمود الحسن عار

صدر شعبہ اردو دانش معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

www.ownislam.com

لے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے، اس لئے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بشارت کے مطابق اس شخص پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

دوسری فصل

الفصل الثانی

۹۲۱ (۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور تقرب الی اللہ کے سلسلہ میں اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (نسائی)

۹۲۱ (۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَواتٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَواتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ كَثِيرٌ مِنْ ذُنُوبِهِ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ -

۹۲۲ (۵) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر اکثر درود پڑھنے والے ہیں، (ترمذی)

۹۲۲ (۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

تشریح: ابن حبان نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اور آپ کی بشارت عظمیٰ محدثین کرام پر زیادہ صادق آتی ہے، چونکہ کوئی جماعت محدثین سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتی اس لئے قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب یہی مقدس طبقہ ہوگا۔

تشریح: ابن حبان نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اور آپ کی بشارت عظمیٰ محدثین کرام پر زیادہ صادق آتی ہے، چونکہ کوئی جماعت محدثین سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتی اس لئے قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب یہی مقدس طبقہ ہوگا۔

۹۲۳ (۶) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو زمین پر سیاحت کر لے گئے ہیں میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی، دارمی)

۹۲۳ (۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يَكُونُونَ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

تشریح: اس حدیث کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو روضہ اقدس سے دور رہتے ہیں اور انہیں روضہ مقدس پر حاضری شرف حاصل نہیں ہونا، چنانچہ ایسے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیعل یا کثیر تعداد میں سلام بھیجتے ہیں تو فرشتے ان کا سلام بارگاہ نبوت میں بعد عقیدت و احترام پیش کرتے ہیں،

البتہ وہ حضرات جنہیں خدا نے اپنے محبوب کے روضہ اقدس پر حاضری کی سعادت سے نوازا رکھا ہے جب وہ بارگاہ نبوت میں سلام پیش کرتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کے لئے فرشتوں کی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام آنحضرت خود سننے ہیں۔

اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے، اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں جہاں حاصل ہے کہ جس طرح آپ کو دنیا میں زندگی حاصل تھی، اسی طرح آپ کو قبر میں بھی زندگی حاصل ہے۔

۱۹۱ (۱) دیکھئے سنن نسائی ۱/۱۹۱، اس کی سند صحیح ہے، دیکھئے مستدرک حاکم ۵۵۰/۱۔
۱۹۱ (۲) دیکھئے سنن حدیث ۳۸۸، اور لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بقول الالبانی، اس کی سند میں عبداللہ بن کیسان نامی راوی ضعیف ہے، اس کی ابن حبان کے سوا کسی نے بھی توثیق نہیں کی (حواشی ۱/۲۹۱، ۲۷۵)۔

دوم یہ کہ آنحضرت کی امت کے لوگ جب آپ پر سلام بھیجتے ہیں تو آپ خوش ہوتے ہیں جو سلام بھیجنے والے کے لیے یہ انتہائی سعادت و خوش بختی کی بات ہے۔

سوم یہ کہ جب فرشتے کسی امتی کا سلام بارگاہ نبوت میں پیش کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سلام قبول کے درجہ کو پہنچ گیا ہے۔ اور اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں نیز ایک روایت میں مذکور ہے کہ جب فرشتے سلام لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے ہیں تو سلام بھیجنے والے کا نام بھی لیتے ہیں۔

کتے ہیں یا رسول اللہ! مولانا محمد قطب الدین ابن محی الدین خدمتِ بابرکت میں سلام عرض کرتے ہیں یا آپ کا ایک اونی غلام عبدالحق محمد بن مولانا محمد عبدالحق خدمتِ اقدس میں نذرانہ سلام پیش کرتا ہے۔

جہاں میں دہم در آرزو سے قاصد آخر باز نمود
در مجلس آں نازنین حرفے کہ از مامی رود

آپ سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں

۴۱۹۳۴، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَسْلَمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَدًّا أَبُو دَاوُدَ وَالتَّبِيعِيُّ فِي التَّحَوُّاتِ الْكَبِيرِ

۴۱۹۳۴، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ اس کے رُوح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، بیہقی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

سیرت المصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.ownislam.com

جلد دوم

اُستاذ المحدثین مولانا محمد ادریس کاندھلوی

تدوین و فہارس

محمد سعد صدیقی کاندھلوی

33 - حق سرٹ
اُردو بازار لاہور

مکتبۃ الحسنین

حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تمام اہل سنت و الجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز اور عبادت میں مشغول ہیں اور حضرات انبیاء کرام کی یہ برزخی حیات اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے، اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامہ مومنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے۔

احادیث صحیحہ اور صریحہ سے ثابت ہے کہ مردے سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے، مقتولین بدر سے آپ کا خطاب فرمانا صحیحین اور تمام کتب حدیث میں مذکور اور مشہور ہے۔^۱ نیز حدیث میں ہے۔

﴿ما من احد یمر بقبر اخیه المؤمن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام رواہ ابن عبد البر و صححہ ابو محمد عبد الحق وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعرف من یعسلہ و یحملہ و یدلیہ فی قبرہ رواہ احمد وغیرہ﴾^۲

”جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر گزرے جس کو مرنے سے پہلے وہ دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کر لے تو وہ مردہ بھی اس کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے، اس حدیث کو حافظ ابن عبد البر نے روایت کیا اور شیخ عبد الحق نے اس کو صحیح بتایا، نیز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے کہ تحقیق میت اس شخص کو پہچانتا ہے جو اس کو غسل دے اور اس کو اٹھائے اور اس کی قبر میں اتارے۔ اس حدیث کو امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔“

۱ سیرۃ، ج ۱ میں غزوہ بدر کی بحث میں دیکھا جائے۔

۲ زرقانی، محمد بن عبد الباقی، شرح مواہب لدینہ، ج ۵: ص ۳۳۳

وَمَا تَنْكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

www.ownislam.com

سنن ابن ماجہ شریف

۴۳۴ احادیث نبوی ﷺ کا متن و ترجمہ
حس کو امام ابو عبسہ اللہ محمد بن زید ابن ماجہ قزوینی حرارہ تعالیٰ
نے پانچ لاکھ احادیث نبوی ﷺ کے مجموعہ کو منتخب فرمایا تھا

حصہ اول

ترجمہ و فوائد

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ

ناشر

اسلامی اکادمی

اردو بازار، لاہور۔ پاکستان

اور بعض نے کہا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے ساتھ توسل جائز نہیں ہے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد توسل کیا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے، اور ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات بھی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ تو جیسے توسل پہلے جائز تھا۔ اب بھی جائز ہوگا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کلام سے اس کا مدد ہو جاتا ہے، بلکہ ان کا مقصود زندوں سے توسل کرنا تھا۔ اور دلیل ہماری وہ روایت ہے، جو طبرانی نے نکالی کبیر میں عثمان بن حنیف سے، کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی کام کے لئے آتا جاتا تھا، لیکن وہ اس کی طرف التفات نہیں کرتے تھے، آخر وہ شخص ابن حنیف سے ملا اور ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا۔ وضو کرنے کے مقام پر جا، اور وضو کر، پھر مسجد میں آ، اور دو رکعت پڑھ، پھر کہہ اللہم انی اسئلتک والتوجہ الیک بنعینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی الرحمۃ یا محمد انی توجہ بک الح ربک فتقضى حاجتی اور اپنی حاجت کا خیال کر، وہ شخص گیا، اور اس نے ایسا ہی کیا، بعد اس کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا۔ جواب اسی وقت آیا، اور اس کا ہاتھ پکڑ کے حضرت عثمان کے پاس لے گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند پر اس کو بٹھایا، اور پوچھا تیرا کیا مطلب ہے، پھر اس کے مطلب کو رو کیا، اور کہا، تو نے ابھی تک اپنا مطلب بیان نہیں کیا تھا، اب جو تیرا مطلب ہو کرے، اس کو کہہ دیا، پھر وہ شخص وہاں سے نکلا، اور ابن حنیف سے مل کر بولا جتنا کہ اللہ خیر پہلے تو حضرت عثمان کا یہ حال تھا کہ میری طرف دیکھتے ہی نہ تھے، نہ التفات کرتے تھے، یہاں تک کہ تم نے ان سے میری بات کرائی، ابن حنیف نے کہا قسم خدا کی میں نے ان سے بات نہیں کرائی، لیکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، کہ اتنے میں ایک اندھا شخص آیا اور اپنی بیٹائی کا شکوہ کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو صبر کرتا ہے، وہ بولا میرا کوئی سے چلنے والا بھی نہیں ہے، اور مجھے بہت تکلیف ہے، تب آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا تو وضو کے مقام پر جا، اور وضو کر، پھر دو رکعت پڑھ، پھر یہی دعا آپ نے اس کو سکھائی، ابن حنیف نے کہا قسم ہے خدا کی پھر ہم جدا نہیں ہوئے تھے، اور باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں وہی نابینا شخص ہمارے پاس آیا، گویا اس کی بیٹائی میں کچھ خلل بھی نہ تھا۔ اور امام بیہقی نے اس حدیث کو کئی طریقوں سے روایت کیا ہے، اور طبرانی نے معجم تکیہ اور واسط میں، اور اس کی اسناد میں روح بن صراح ہے، ثقہ کہا اس کو ابن حبان اور حاکم نے اور اس میں کچھ ضعف ہے، باقی راوی صحیح کے ہیں۔ اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے مالک دار سے روایت کیا، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط ہوا، تو ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر آیا، اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ پانی کی دعا فرمائیے، اپنی امت کیلئے، کیونکہ وہ ہلاک ہو رہے ہیں، پھر خواب میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے ارشاد فرمایا، مگر کے پاس جا، وہ آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ بیان کیا، انتہی، اور بیان کیا اس قصہ کو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث میں یا محمد کا لفظ ہے۔ جو عدا ہے، اور وہ خدا کی یہ تھی، کہ وہ اندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی دعا کرتا تھا، لیکن طبرانی اور بیہقی کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی خدا کا لفظ وارد ہے اور شاید یہ نما اس قبیل سے ہو، جیسے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی، کیونکہ ادعیہ ماثورہ میں جہ القاف وارد ہیں، انہی

بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

صلوة التسبیح کا بیان

۱۳۸۶. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْبُوعَيْشِيُّ الْمَسْرُوقِيُّ. ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَمَّادِ.
ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ. حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ،
عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ (يَا عَبَّاسُ! أَلَا أَحْبَبُكَ،
أَلَا أَنْفَعُكَ، أَلَا أَهْلَكَ) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ! قَالَ (فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. تَقْرَأُ فِي كُلِّ

ابورافع سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا، اے چچا کیا میں تم کو نہ
دوں، کیا میں تم کو فائدہ نہ پہنچاؤں کیا میں تم سے
صلہ رحمی نہ کروں یا تم کو صلہ نہ دوں، انہوں نے عرض کیا
کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرورت عنایت فرمائیے
احسان کیجیے، آپ نے فرمایا، تو چار رکعت پڑھ، اور
ہر رکعت میں سورہ الحمد اور ایک اور سورت پڑھ جب
قرأت ختم ہو جاوے تو کہہ سبحان اللہ والحمد للہ واللا

کا اتباع بہتر ہے، اور بعض نے کہا کہ خدا بوجہ محبت اور شوق اور ولولہ درست ہے اور لگے بزرگوں کے کلام میں اس
کو بہت نظیر ملتی ہیں۔ بلکہ نواب صاحب مرحوم نے تو اپنے دیوان میں یوں کہا ہے، "قاضی شوکان مددے" اور اصل یہ ہے، کہ اگر
فہم اس اعتقاد کے ساتھ ہو کہ سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کوئی بندہ بھی ایسا ہے جو ہر جگہ اور ہر مقام میں پکارتے والے کی
مطلب ہے، تو وہ شرک ہے، اور بغیر اس اعتقاد کے مذایا سفاہت ہے یا غلبہ شوق و محبت ہے، وہ شرک نہیں ہے۔ اسی
طرح مدد کا طلب کرنا اگر اس اعتقاد سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی بندہ اپنی ذات سے کچھ کر سکتا ہے۔ تو وہ شرک
ہے، اور جو یہ اعتقاد ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا، تو وہ مدد کریں گے، تو یہ شرک نہیں ہے، جیسے دوا کی تاثیر کہ اگر کوئی یہ سمجھے کہ
دوا جو چاہے گی، سو کرے گی، یا ہر طرح اثر کرے گی، تو وہ شرک ہے، اور جو یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے حکم سے اثر کرے گی، تو شرک
نہیں ہے، اس نکتہ کو سمجھ لینا چاہیے، اب اکثر مقامات میں جو شبہ ہوتے ہیں، وہ باقی نہ رہیں گے۔ ایک بات اور بھی سن لینا
چاہیے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں، پس آپ کی قبر شریف کے پاس اور اسی طرح دوسرے اولیاء،
اور عرفاء کی قبر پر زندہ کے ساتھ سلام کرنا درست ہے، جیسے السلام علیک یا رسول اللہ کیونکہ آپ کی حیات میں بھی آپ کے
اس مذاکرہ درست تھا، حاصل یہ ہے، کہ جو دنیاوی حیات میں آپ سے درخواست کر سکتے تھے جیسے اللہ کی درگاہ میں دعا کرنے کی
طرح توجہ کرنے کی شفاعت کرنے کی یہ درخواستیں اب بھی کر سکتے ہیں، اور جو درخواستیں حالت حیات دنیاوی میں آپ سے
پڑھتے تھے، جیسے اولاد کا دینا، رزق کا وسیع کرنا، پانی برساتنا، بارنا، جلانا، حبیب کی بات بتلانا، چنگا کرنا۔ وہ درخواستیں اب بھی
پڑھتے نہیں ہیں، بلکہ یہ درخواستیں خاص خداوند کریم سے کرنا چاہیے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء اور صلحاء کا واسطہ اور
سیلہ البتہ کر سکتے ہیں، جیسے کوئی یہ کہے یا اللہ بحق حضرت محمد کے یا بوسیلہ حضرت محمد مجھ کو شفاعت فرما، یہ ہمارے نزدیک
درست ہے اگرچہ بعض لوگوں کو اس میں کلام ہو۔